يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ

ماہنامہ

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

اَنۡصَارُ اللّٰہ

قادیان

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH ★ MAJLIS ANSARULLAH BHARAT ★

وفاءِ خلافت

مجلسِ اَنْصَارُ اللّٰه

نصرتِ دین

جنوری/2020ء

مؤرخہ 20/اکتوبر 2019ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں
منعقدہ میٹنگ کے موقع پر ناظمین اضلاع اور زعماء مجالس کو
محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ برائے بھارت، نیپال وبھوٹان
ہدایات دیتے ہوئے جبکہ آپ کے ساتھ
مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت بھی موجود ہیں

مؤرخہ 20/اکتوبر 2019ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں
محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ برائے بھارت، نیپال وبھوٹان
کے ساتھ منعقدہ میٹنگ میں ناظمین اضلاع اور زعماء مجالس انصاراللہ

مؤرخہ 6/اکتوبر 2019ء کو منعقدہ پہلا سالانہ اجتماع مجلس
انصاراللہ ضلع حصار، بمقام ہنسی، صوبہ ہریانہ کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 6/اکتوبر 2019ء کو منعقدہ پہلا سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ
ضلع حصار بمقام ہنسی، صوبہ ہریانہ کے موقع پر حاضر اراکین انصاراللہ کا منظر

مؤرخہ 7 دسمبر 2019ء کو مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے
منعقدہ پکنک کے موقع پر لی گئی ایک یادگار تصویر
مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت
ممبران مجلس عاملہ بھارت اور کارکنان دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
بھی اس پکنک میں موجود ہیں

زیر صدارت مکرم اسد سلطان غوری صاحب امیر ضلع یادگیر وگلبرگہ
مؤرخہ 15 دسمبر 2019ء کو منعقدہ جلسہ تبلیغ
بمقام تیماپور (کرناٹک) کے موقع پر
مکرم غلام احمد سمیر صاحب مبلغ انچارج ضلع یادگیر تقریر کرتے ہوئے

مجلس انصاراللہ کیرالہ کی طرف سے
جناب کرشنن کٹی صاحب کو
کتاب نبیوں کا سردار پیش کرتے ہوئے

مجلس انصاراللہ کلکتہ صوبہ بنگال کی طرف سے
مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ انچارج کلکتہ
ایک پادری صاحب کو جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے

مجلس انصاراللہ بنگلور، صوبہ کرناٹک کی طرف سے مؤرخہ 11 نومبر 2019ء کو منعقدہ
جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر لی گئی تصویر، مکرم حشمت اللہ صاحب امیر جماعت بنگلور
اور مکرم سید شارق مجید صاحب ناظم ضلع بنگلور اس موقع پر موجود ہیں

مجلس انصاراللہ بنگلور، صوبہ کرناٹک کی طرف سے
مؤرخہ 11 نومبر 2019ء کو منعقدہ
جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر حاضرین کا ایک منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰہِ

(سورۃ الصّف آیت:۱۵)

رَبِّ انْفُخْ رُوْحَ بَرَکَۃٍ فِیْ کَلَامِیْ ھٰذَا وَ اجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْۤ اِلَیْہِ (فتح اسلام)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:18 | صلح 1399 ہجری شمسی ۔ جنوری/2020ء | شمارہ:1

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
مجلس انصار اللہ کینیڈا کے سالانہ اجتماع 2019ء کے موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام	11
تربیت اولاد اور مجلس انصار اللہ کی ذمہ داریاں	13
100 سال قبل جنوری 1920ء	15
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد اوّل	16
سال کے بعد جب لوگ کہتے ہیں نیا سال شروع ہو گیا، ہر شخص کے دل میں نئے ارادے پیدا ہوتے ہیں، مگر کیا چیز نئی شروع ہوتی ہے؟	19
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	21
جنت دوزخ کی حقیقت	22
اخبار مجالس	23
تحریک جدید کے 86ویں سال کے آغاز کا پر شوکت اعلان	26

نگران :

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز

Mob. 98763 32272

نائب مدیر

محمد عارف ربّانی

Mob. 60062 37424

مینیجر

مقصود احمد بھٹی

Mob. 84272 63701

انسپکٹر

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب

فون : 01872-220186

ای میل:risalaansar03@gmail.com

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ 210 روپے۔ فی پرچہ 20 روپے

بیرون ملک سالانہ 50 یُو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن : آر۔ محمود احمد عبداللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا : پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

’چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں‘

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ایک اور نئے سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ نئے سال کے آغاز میں ہمیں اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے خامیوں کو دور کرنے اور خوبیوں کو جاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ نئے سال کی مبارکبادی کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے.... نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2019ء)

موجودہ دور میں مواصلاتی نظام میں غیر معمولی وسعت کی وجہ سے اخلاقی بُرائیوں کا دائرہ بھی تیزی کے ساتھ پھیلتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس اہم موضوع کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

”آجکل جو عملی خطرہ ہے وہ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ آزادیٔ اظہار اور تقریر کے نام پر بعض برائیوں کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ اس زمانے سے پہلے برائیاں محدود تھیں۔ یعنی محلے کی برائی محلے میں یا شہر کی برائی شہر میں یا ملک کی برائی ملک میں ہی تھی۔ یا زیادہ سے زیادہ قریبی ہمسائے اُس سے متاثر ہو جاتے تھے۔ لیکن آج سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فردی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی برائی بنا دیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہزاروں میلوں کے فاصلے پر رابطے کر کے بے حیائیاں اور برائیاں پھیلائی جاتی ہیں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء)

اراکین انصاراللہ اپنے اہل وعیال کے نگران ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں ہم نے خود اللہ تعالیٰ کے احکام پر مکمل عمل کرنا ہے وہیں ہمیں اپنے اعمال کو اس رنگ میں ڈھالنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے اہل خانہ کیلئے بھی نمونہ بنیں اور جماعت میں خدام اور اطفال کیلئے ایک عمدہ مثال پیش کرنے والے ہوں۔ معاشرہ میں پھیلنے والی برائیوں سے دعاؤں کے ساتھ اپنی اولاد کو بچانے والے ہوں۔ اسی طرح معاشرہ میں دیگر شہریوں سے ہمارا سلوک اس قدر عمدہ ہو کہ ہمارے افعال واقوال سے اسلام کی جیتی جاگتی تصویر دکھائی دے۔ اللہ تعالیٰ مؤمنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (التحریم:7) اے مومنو! اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچاؤ۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 272)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو خلافت احمدیہ سے مزید قریب ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور نیا سال ہمارے لئے، جماعت اور مجلس انصاراللہ کیلئے وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی کا مصدق ثابت ہو۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ ؕ وَمَنۡ يَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ؕ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ○

(النور:22)

ترجمہ: اے مومنو! شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ جان لے کہ شیطان بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی بھی تم میں سے کوئی پاکباز نہ ہوتا۔ لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاکباز بنا دیتا ہے اور اللہ بہت دعائیں سننے والا بہت جاننے والا ہے۔

حدیث النّبی
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

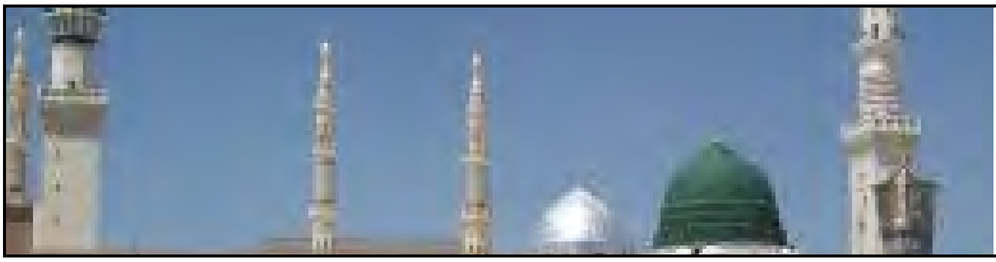

عن عبد الله ،قال:" وكان يعلمنا كلمات، ولم يكن يعلمناهن كما يعلمنا التشهد: اللهم الف بين قلوبنا، واصلح ذات بيننا، واهدنا سبل السلام، ونجنا من الظلمات إلى النور، وجنبنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن، وبارك لنا في اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذرياتنا، وتب علينا إنك انت التواب الرحيم، واجعلنا شاكرين لنعمتك مثنين بها قابليها واتمها علينا.

(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب التشہد، حدیث 969)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چند کلمات سکھاتے تھے اور انہیں اس طرح نہیں سکھاتے تھے جیسے تشہد سکھاتے تھے اور وہ یہ ہیں: ’’اے اللہ! تو ہمارے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دے، اور ہماری حالتوں کو درست فرما دے، اور راہ سلامتی کی جانب ہماری رہنمائی کر دے اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنی عطا کر دے، آنکھوں، دلوں اور ہماری بیوی بچوں میں برکت عطا کر دے، اور ہماری توبہ قبول فرما لے تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے، اور ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر گزار و ثنا خواں اور اسے قبول کرنے والا بنا دے، اور اے اللہ! ان نعمتوں کو ہمارے اوپر کامل کر دے۔‘‘

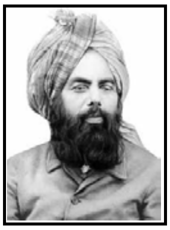

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

'جو اپنے اندر سے شیطانی حصّہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے'

''آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کا شرک بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ اب چاہیئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی اور اگر قائم ہوگے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دیگا۔ اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنالیگا۔ وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کریگا۔

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصّہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصّہ داری کو پسند نہیں کرتا۔ یہ سلسلہ اس کا اسی لیے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے۔ اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصّہ نکال کر پھینک دیتا ہے۔ وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے۔ لیکن اگر اس کے حصّہ میں ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو۔ بیعت کچھ چیز نہیں ہے۔ جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا۔ اسی طرح خدا کا معاملہ ہے وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو پھر ادھر اس کے دشمنوں کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس مرحلہ میں زید و بکر کی پروانہ کرے۔ مرتے دم تک اس پر قائم رہو۔

بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اُس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا ۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ اُن کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہیئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو ۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔ غرضکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے، بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 67، 68 انٹرنیٹ ایڈیشن پانچ جلد)

گزارشات از صدر مجلس

دعا، محنت، تقویٰ اور دیانت داری

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو ٹرم 21-2020 کے لئے صدر مجلس انصار اللہ بھارت مقرر فرمایا ہے۔ صدر مجلس اور نائب صدر صف دوئم کی تقرریوں کے ساتھ حضور انور نے یہ دُعا بھی دی ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ یہ تقرریاں ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور ہر دو کو اپنی اپنی ذمہ داریاں دُعاؤں، محنت، تقویٰ اور دیانت داری کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

اس دعائیہ فقرہ میں مجلس انصار اللہ بھارت میں موجود ہر عہدہ دار، سائقین سے لے کر صدر مجلس تک، ہر ایک کے لئے اپنی ذمہ داری کا حق ادا کرنے کا کارگر لائحہ عمل موجود ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک عہدیدار اس دعائیہ فقرہ کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے اپنی اپنی سطح پر اپنے کام کو دعا، محنت، تقویٰ اور دیانت داری کے ساتھ ادا کرنے والا ہوگا تو ہم اس بات کو یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

میں تمام اراکین مجالس انصار اللہ بھارت سے یہی گزارش کروں گا کہ خاکسار کے لئے، مرکزی مجلس عاملہ کے ممبران کے لئے اور دیگر تمام عہدیداران کے لئے ہمیشہ یہی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو اپنی اپنی ذمہ داریاں دعاؤں، محنت، تقویٰ اور دیانت داری کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب کو آنحضرت ﷺ کے ارشاد سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُم کہ قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مجلس انصار اللہ کے عہد میں ہم یہ الفاظ بھی دہراتے ہیں کہ

''نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ان شاء اللہ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا''

اور نظام خلافت کی حفاظت کیا ہے اس کے متعلق ایک موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حفاظت یہ نہیں ہے کہ صرف عمومی کی ڈیوٹی دے دی یا حفاظتِ خاص کی ڈیوٹی دے دی۔ یہ کام تو اور دوسرے بھی کر سکتے ہیں۔ اصل حفاظت یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے الفاظ کو پھیلایا جائے۔ ان پر عمل کیا جائے۔ ان پر عمل کروایا جائے۔''

پس نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ہمارا فرض ہے کہ ہر رُکن خلیفہ وقت کے ساتھ ایسا جڑا ہوا ہو جیسا کہ نبض حرکتِ قلب کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ خلیفہ وقت کی ہر بات پر عمل کرنے کے لئے ہر لحظہ تیار ہو اور اشارہ پاتے ہی عمل پیرا ہونے کے لئے دل و جان سے تیار ہو۔ اگر ایسا ہو تو ہر اسلامی حکم پر، ہر قرآنی حکم پر، ہر حکم نبی ﷺ پر اور ہر حکم مسیح موعود علیہ السلام پر وہ خود بخود عمل کرنے والا بن جائے گا۔ کیونکہ خلیفہ وقت کسی ایسے عمل کی طرف ہمیں مائل نہیں کرتا جو ان احکام سے باہر ہو۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا ہر رُکن ہمیشہ خلیفہ وقت کے الفاظ سننے، اُن پر عمل کرنے اور اُن کو پھیلانے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے والا ہو اور اس جذبہ کو کبھی بھی مرنے نہ دے بلکہ آخر دم تک قائم رکھنے والا ہو۔ اگر ہم یہ جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یقین جانیں کہ ہم وہ انقلاب اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں گے جس کے لئے جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ نومبر 2019ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: یکم نومبر 2019ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد

حضور انور کا دورہ یورپ
مہمانانِ کرام کے تأثرات کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دنوں میں یورپ کے بعض ممالک کے دورے پر گیا تھا جہاں دو ممالک ہالینڈ اور فرانس کے جلسہ سالانہ بھی تھے اسکے علاوہ مساجد کے افتتاح اور دوسرے پروگرام غیروں کے ساتھ بھی ہوتے رہے۔ فرانس میں یونیسکو کی عمارت میں تقریب ہوئی جس میں اسلامی تعلیمات بیان کرنے اور علمی اور سائنسی ترقی میں مسلمانوں کے کردار کو بیان کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح برلن میں ایک پروگرام میں سیاستدانوں اور پڑھے لکھے لوگوں کو اسلامی تعلیم کے بارے میں بتایا جس کا ان پر بڑا مثبت ردّعمل ہوا۔ اس وقت میں بعض غیروں کے تأثرات بیان کروں گا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سمجھنے کا ہر جگہ موقع ملا۔ ہالینڈ میں جلسہ کے دوسرے دن ایک پروگرام میں ڈچ مہمانوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملا۔ 125 غیر مسلم ڈچ مہمان شامل ہوئے۔ روٹرڈم شہر سے آنے والے ایک مہمان ہیمن میٹر صاحب نے کہا کہ جلسہ پر آنے سے قبل میں گھبرایا ہوا تھا کہ اس جلسے پر مسلمان اکٹھے ہو رہے ہیں پتا نہیں کیا ہوگا مگر یہاں آ کر بڑی حیرت ہوئی کہ امن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ پوپ عمومی رنگ میں امن کی بات کرتا ہے مگر آپ کے خلیفہ نے برملا طور پر طاقتور قوموں کو مخاطب کر کے بات کی ہے۔

ایک مہمان ڈینی ہارکنگ صاحب کہتے ہیں کہ یہاں بڑا اچھا مجھے محسوس ہو رہا ہے اور آپ کے خلیفہ بھی امن اور باہمی ہم آہنگی کی باتیں کرتے ہیں۔ آپ کی جماعت صرف احمدیوں سے ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والوں سے اچھا برتاؤ کرتی ہے۔ آپ نے دنیا میں پھیلی بدامنی کا ذکر کیا ہے اور امن کے قیام کی ضرورت پے زور دیا ہے۔ ہمیں اس بارے میں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم سب مل کر امن کا قیام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ پال گھاٹ کیرالہ انڈیا کا ہے۔ 54 سال کی عمر میں 15/ اکتوبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب کے ذریعہ آئی تھی جو کہ غیر احمدیوں کے معروف عالم تھے۔ قبول احمدیت کی وجہ سے انہیں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے ذریعہ صوبہ کیرالہ میں سینکڑوں افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ مرحوم مولوی کے محمود احمد صاحب نے اپنے والد کی نصیحت پر کالج کی تعلیم ترک کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تھا اور 1988ء میں جامعہ پاس کیا۔ مرحوم ایک بہت بڑے عالم تھے۔ متقی، صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، غریب پرور، صابر اور شاکر مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفائے کرام کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ عربی، اردو، ملیالم اور تامل زبانوں پر بھی کافی عبور تھا۔ مرحوم کے پاس اپنی ذاتی لائبریری تھی۔ اس میں بے شمار نایاب کتابیں

تھیں۔صوبہ کیرالہ تامل ناڈو کلش دیپ اور بیرون ملک کویت میں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ایک اچھے مقرر اور مناظر بھی تھے۔حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر 1994ء میں ان کو محترم مولانا دوست محمد شاہد اور حافظ مظفر احمد صاحب کے ساتھ جماعت کے ایک شدید مخالف مولوی کے ساتھ مناظرے کی بھی توفیق ملی۔مرحوم موصی تھے پسماندگان میں دو بیویاں اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔دو داماد اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں۔خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت تھی اور اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔تعلیمی تربیتی تبلیغی نشست میں بڑا حصہ خلافت کیلئے مخصوص ہوتا تھا اور اس موضوع پر بات کرتے ہوئے اکثر جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔حقیقت میں وہ خلافت کے سلطان نصیر تھے۔اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

خطبہ جمعہ: 08 نومبر 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن، یوکے

تحریک جدید کے 86ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرۃ کی 273ویں آیت کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی اس بات کا تجربہ اور ادراک رکھنے والے ہزاروں اور لاکھوں احمدی ہیں۔ان میں سے چند ایک کی میں مثالیں پیش کروں گا۔انڈیا سے ابراہیم صاحب انسپکٹر تحریک جدید کرناٹک صوبہ کے لکھتے ہیں کہ گلبرگہ کے ایک خادم ہیں۔ان کو بنگلور کی ایک کمپنی میں بیس ہزار روپیہ ماہانہ پر ایک ملازمت ملی تھی۔کہتے ہیں انہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ معیاری قربانی کے حوالے سے نصف تنخواہ پیش کرنے کی تحریک کی گئی تو باوجود اس کے کہ ان کے گھر کے حالات ٹھیک نہیں تھے پھر بھی انہوں نے دس ہزار روپے کا وعدہ پیش کر دیا ان کے رشتہ دار کہنے لگے کہ ابھی تمہیں نئی ملازمت ملی ہے اتنا وعدہ نہیں کرنا چاہئے مشکل پیش آئے گی۔موصوف نے کہا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب تک انسان پوری کوشش نہیں کرتا خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے تو اس وجہ سے بہرحال میں نے تو یہ دینا ہے۔ کہتے ہیں اس بات کو ابھی چند دن گزرے تھے کہ انہیں ایک دوسری کمپنی میں ملازمت مل گئی جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبلغ ایک لاکھ ستائیس ہزار روپے ماہوار تنخواہ پا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بھی چندے کی برکت سے ہوا۔

انسپکٹر تحریک جدید صوبہ کیرالہ (انڈیا) لکھتے ہیں کہ کیرولائی کے ایک مخلص احمدی ہیں جو تحریک جدید کی مالی قربانی کرنے والوں میں بڑی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔انہوں نے پندرہ لاکھ کا وعدہ لکھوایا لیکن دوران سال وعدے کے مقابل پر صرف دو لاکھ ادا ہو سکے۔وقت کم تھا بڑے پریشان تھے کہ کس طرح یہ چندہ ادا ہو گا اور مجھے بھی وہ خط لکھتے رہے۔مالی سال کے آخری دن خط لکھا کہ آخری دن ہیں مالی سال کے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔ کہتے ہیں ابھی چند گھنٹے ہی گزرے تھے کہ ایک خطیر رقم ان کے اکاؤنٹ میں آئی جس سے انہوں نے نہ صرف اپنے پیش کردہ وعدہ کی ادائیگی کی بلکہ ایک بڑی رقم زائد بھی ادا کر دی۔

اب میں کچھ کوائف پیش کروں گا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے 31/ اکتوبر کو تحریک جدید کا 85واں سال ختم ہوا اور 86واں سال شروع ہو گیا اور اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں 13.6 ملین پاؤنڈ کی قربانی کی توفیق ملی اور یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ لاکھ دو ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔جرمنی پہلا پھر پاکستان کے بعد دوسرا برطانیہ پھر امریکہ پھر کینیڈا پھر بھارت پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے پھر انڈونیشیا پھر آسٹریلیا پھر گھانا پھر دوبارہ مڈل ایسٹ کا ایک ملک ہے۔مقامی کرنسی میں اضافہ کے لحاظ سے پہلے تین جو ملک ہیں ان میں ایک مڈل ایسٹ کی جماعت کے علاوہ نمبر دو پے بھارت ہے جہاں فی صد نسبت کے حساب سے اضافہ ہوا ہے۔پھر کینیڈا ہے پھر جرمنی ہے پھر برطانیہ پھر گھانا پھر پاکستان انڈونیشیا امریکہ آسٹریلیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جو شامل ہونے والوں کی تعداد ہے وہ اٹھارہ لاکھ ستائیس ہزار سے اوپر ہے اور ایک

لاکھ بارہ ہزار نئے شامل ہوئے ہیں چندے کے نظام میں۔ شاملین میں گذشتہ سال کی نسبت اضافہ کرنے والے قابل ذکر بڑی جماعتوں میں بنگلہ دیش، کینیڈا، ملائیشیا، بھارت، انڈونیشیا، جرمنی، برطانیہ، امریکہ اور آسٹریلیا ہے۔ حضور نے فرمایا: انڈیا کی قربانی کے لحاظ سے دس جماعتیں ہیں کیرولائی پھر قادیان پھر پیتھ پریم پھر حیدر آباد، کویم بٹور، پنگاڑی، بنگلور کالی کٹ کولکتہ یادگیر۔ پہلے دس صوبے یہ ہیں نمبر ایک کیرالہ پھر کرناٹک تامل ناڈو تلنگانہ جموں کشمیر اڑیسہ پنجاب بنگال دہلی اور اتر پردیش۔ کشمیر کے بھی حالات بڑے خراب ہیں سیاسی بھی اور معاشی لحاظ سے بھی یہاں بھی بڑی قربانی ہے جماعتوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ: 15 نومبر 2019ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ یو کے

بدری صحابی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک انتہائی فدائی بدری صحابی حضرت عبداللہ کے باپ عبداللہ بن ابی بن سلول کے متعلق فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر جا کر دشمن کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا تو عبداللہ بن ابی بن سلول پہلے تو ساتھ چل پڑا لیکن احد کے دامن میں پہنچ کر اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر غداری دکھاتے ہوئے واپس مدینے کی طرف یہ کہتے ہوئے لوٹ گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات نہیں مانی اور مدینہ میں رہ کر دشمن کا دفاع نہیں کیا جو ہم چاہتے تھے۔ شروع سے ہی اس کے دل میں منافقت تھی اور منافق بزدل ہوتا ہے اور یہ بزدلی یہاں آ کے ظاہر بھی ہوگئی۔

حضور انور نے فرمایا: 5 ہجری میں غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر آنحضرتؐ نے چند دن تک مریسیع میں قیام فرمایا۔ یہ بنو مصطلق کے پانی کے ایک چشمے کا نام ہے۔ واقعہ یوں ہوا کہ حضرت عمر کا ایک نو، ایک دوسرا شخص انصار میں سے تھا پانی لینے کے لئے وہاں پہنچا۔ چشمہ پر یہ دونوں شخص آپس میں جھگڑ پڑے۔ آنحضرتؐ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک جاہلیت کا مظاہرہ ہے۔ لیکن جب منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کو اس واقعہ کی اطلاع پہنچی تو اس بدبخت نے اس فتنہ کو پھر جگانا چاہا اور اپنے ساتھیوں کو کہا اب تمہیں چاہئے کہ ان کی مدد سے دست بردار ہو جاؤ اس بدبخت نے یہاں تک کہہ دیا کہ لَئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ اِلَی الۡمَدِیۡنَةِ لَیُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡهَا الۡاَذَلَّ ۔ لَئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ اِلَی الۡمَدِیۡنَةِ لَیُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡهَا الۡاَذَلَّ یعنی دیکھو تو اب مدینہ میں جا کر عزت والا شخص ذلیل شخص کو اپنے شہر سے باہر نکال دیتا ہے کہ نہیں؟ اس وقت ایک مخلص مسلمان بچہ زید بن ارقم بھی وہاں بیٹھا تھا اس نے عبداللہ کے منہ سے آنحضرتؐ کے متعلق یہ الفاظ سنے تو بے تاب ہو گیا اور فوراً اپنے چچا کے ذریعہ آنحضرتؐ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت عبداللہ کو اپنے باپ کے خلاف اتنا جوش تھا کہ جب لشکر اسلامی مدینہ کی طرف لوٹا تو عبداللہ اپنے باپ کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم میں تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا جب تک تم اپنے منہ سے یہ اقرار نہ کرو کہ رسول اللہ ﷺ معزز ہیں اور تم ذلیل ہو۔ عبداللہ نے اس قدر اصرار اور جوش سے اپنے باپ پر زور ڈالا کہ آخر اس نے مجبور ہو کر یہ الفاظ کہہ دیئے جس پر عبداللہ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

پھر ایک ناپاک تہمت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کی طرف سے لگائی گئی اس کا بانی مبانی بھی عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ یہ واقعہ بھی غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر پیش آیا جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذات بابرکت پر گندے الزامات لگائے گئے تھے۔ باوجود اس کے کہ اس رئیس المنافقین نے حضرت عائشہؓ پر ایسا الزام لگایا، اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا سلوک تھا، حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ رسول اللہؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر آپ لوٹ آئے اور تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سورۃ براء یعنی سورۃ توبہ کی یہ دو آیتیں نازل ہوئیں کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ کَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ یعنی تو ان میں سے کسی کی بھی جو مر جائے کبھی نماز جنازہ نہ

پڑھا اور تو اس کی قبر پہ کھڑا نہ ہو کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور وہ ایسی حالت میں مر گئے کہ وہ بدعہد تھے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں چند وفات یافتگان کا ذکر کروں گا اور جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کا جو مکرم مولانا محمد عمر صاحب کیرالہ انڈیا کی اہلیہ تھیں۔ 20؍اکتوبر کو 72 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حضور انور نے مزید تین جنازوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔)

خطبہ جمعہ: 22 نومبر 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں حضرت مقداد بن اسود یا مقداد بن عمرو اصل نام ان کا مقداد بن عمرو ہے ان کا ذکر کروں گا۔ حضرت مقداد کے والد کا نام عمرو بن ثعلبہ تھا البتہ حضرت مقداد کو اسود بن یغوث کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ اس نے انہیں بچپن میں اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا اس لئے مقداد بن اسود کے نام سے معروف ہو گئے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے کہ ادعوھم لآبائھم۔ کہ لے پالکوں کو بھی اور جو کسی کے ساتھ منسوب ہیں اصل نسب جو ہے وہ باپ کا ہے اس لئے باپ سے پکارا جانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی ضباعۃ سے ان کی شادی کروائی۔ حضرت ضباعۃ سے ان کے دو بچے پیدا ہوئے کریمہ اور عبداللہ۔ عبداللہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ کو خیبر میں سے چالیس وسق کھجوریں عطا کی تھیں۔ یہ چھ سو کلو کے قریب بنتا ہے۔ حضرت مقداد کی بیٹی کریمہ آپ کا حلیہ بیان کرتی ہیں کہ ان کا قد لمبا اور رنگ گندمی تھا پیٹ بڑا اور سر میں کثرت سے بال تھے وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگایا کرتے تھے جو خوبصورت تھی۔ نہ بڑی تھی اور نہ چھوٹی تھی۔ آنکھیں سیاہ تھیں اور ابرو باریک اور لمبے تھے۔

مدینہ ہجرت کے وقت حضرت مقداد حضرت کلثوم بن ہدم کے گھر ٹھہرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد اور حضرت جبار بن صخر کے مابین مؤاخات قائم کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد کو بنو حدیلہ جو انصار کے قبیلہ خزرج کی ایک شاخ ہے، ان کے محلے میں رہائش کے لئے جگہ عطا فرمائی تھی۔ حضرت مقداد نے بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی تھی حضرت مقداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر اندازوں میں سے بیان کئے جاتے ہیں۔ دشمن کی خبر پا کر آنحضرتؐ ان کے ارادے جاننے کے لئے اور اگر وہ حملہ کرتے ہیں تو ان کے حملے کو روکنے کے لئے بدر کی طرف روانہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تمام صحابہ کو جمع کر کے انہیں اس خبر سے اطلاع دی اور پھر ان سے مشورہ پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ مقداد بن عمرو نے کہا یا رسول اللہ ہم موسیٰ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپ کو یہ جواب دیں کہ جا تو اور تیرا خدا جا کر لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ جہاں بھی چاہتے ہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہو کر لڑیں گے۔ آپ نے یہ تقریر سنی تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتمانے لگا۔

حضرت مقداد کو غزوہ بدر میں اللہ کی راہ میں قتال کرنے والے پہلے گھڑ سوار ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ جنگ یرموک میں بھی حضرت مقداد نے شرکت کی تھی۔ آپ اس جنگ میں قاری تھے۔ حضور انور نے فرمایا: افسر بننے سے تکبر پیدا ہو سکتا ہے اس لئے میں پسند نہیں کرتا کہ دو آدمی بھی میرے ماتحت ہوں۔ پس ہمارے سب افسروں کو بھی یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اول تو خواہش نہیں کرنی اور جب افسر بنایا جائے عہدہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس عہدے کے شر سے بچنے کی بھی دعا مانگنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کبھی تکبر پیدا نہ کرے اور اس کا فضل مانگنا چاہئے۔ حضرت مقداد حمص کے محاصرے میں حضرت عبیدۃ بن جراح کے ساتھ تھے۔ حضرت مقداد نے مصر کی فتح میں بھی حصہ لیا۔ حضرت مقداد کی وفات دھن الخروۃ یعنی کیسٹر آئل پینے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ ابو فائد نے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد کی بیٹی کریمہ کہتی ہیں کہ آپ کی وفات مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر جرف مقام پر ہوئی وہاں سے ان کی نعش کو لوگوں کے کندھوں پر اٹھا کر مدینہ لایا گیا۔ حضرت عثمان

نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں انہیں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسلام کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اندر خشیت پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ: 29 نومبر 2019ء مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت یزید بن ثابت ایک بدری صحابی تھے ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو مالک بن نجار سے تھا۔ آپ حضرت زید بن ثابت کے بڑے بھائی تھے۔ حضرت یزید بن ثابت غزوہ بدر اور احد دونوں میں شامل ہوئے تھے۔ آپ کی شہادت 12 ہجری میں حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔ حضرت یزید بن ثابت سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ظاہر ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ بھی تیزی سے کھڑے ہو گئے وہ تب تک کھڑے رہے جب تک جنازہ گزر نہ گیا۔ حضرت یزید کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ آپ کسی تکلیف یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھڑے ہوئے تھے اور میرا خیال ہے کہ وہ کسی یہودی مرد یا عورت کا جنازہ تھا۔

اگلے صحابی حضرت معوذ بن عمرو بن جموح ہیں۔ حضرت معوذ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو جشم سے تھا۔ حضرت معوذ کے والد کا نام عمرو بن جموح اور ان کی والدہ کا نام ہند بنت عمرو تھا۔ حضرت معوذ بن عمرو بن جموح اپنے دو بھائیوں حضرت معاذ اور حضرت خلاد کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اس کے علاوہ یہ غزوہ احد میں بھی شامل ہوئے تھے۔

پھر اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت بِشر بن براء بن معرور۔ حضرت بِشر کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو عبید بن عدی سے تھا اور دوسرے قول کے مطابق بنو سلمٰی سے تھا۔ حضرت بِشر کے والد کا نام حضرت براء بن معرور اور والدہ کا نام خلیدہ بنت قیس تھا۔ حضرت بِشر کے والد قبیلہ بنو سلمٰی کے نقیب تھے۔ حضرت بِشر اپنے والد کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اور حضرت بِشر بن براء رسول اللہؐ کے ماہر تیر انداز صحابہ میں سے تھے۔ حضرت بِشر غزوہ بدر احد خندق حدیبیہ اور خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت بِشر نے غزوہ خیبر کے دن رسول اللہؐ کے ہمراہ اس زہر آلود بکری کا گوشت کھایا جو ایک یہودی عورت نے تحفۃً آنحضرتؐ کو پیش کیا تھا۔ جب حضرت بِشر نے اپنا لقمہ نگلا تو اس جگہ سے ابھی ہٹے بھی نہ تھے کہ ان کا رنگ تبدیل ہو کر طلسان کی مانند سیاہ ہو گیا۔ درد سے ایک سال تک یہ حالت رہی کہ بغیر سہارے کے کروٹ تک نہ بدل سکتے تھے پھر اسی حالت میں آپ کی وفات ہوگئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہیں تھے کہ وہیں کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت بشر بن براء نے جب وفات پائی تو ان کی والدہ کو شدید دکھ ہوا۔ انہوں نے آنحضرتؐ کے پاس آ کر کہا کہ یا رسول اللہؐ بِشر کی وفات بنو سلمٰی کو ہلاک کر دے گی کیا مردے ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ کیا بشر کی طرف سلام پہنچایا جا سکتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں اے ام بِشر اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جیسے پرندے درختوں پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں ویسے ہی جنتی بھی ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت بِشر کی بہن رسول اللہؐ کی مرض الموت میں آپ کے پاس آئی تو آنحضرتؐ نے اسے فرمایا تمہارے بھائی کے ساتھ میں نے خیبر میں جو لقمہ کھایا تھا اس کی وجہ سے میں اپنی رگوں کو کٹتا محسوس کرتا ہوں۔ بعض دشمن یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی وفات اس زہر سے ہوئی تھی اور تاریخ و سیرت کی بعض کتب نے بھی یہ بحث اٹھائی ہے اور بعض سیرت نگار آنحضرتؐ کو اس وجہ سے شہادت کا مقام دینے کے لئے ان روایات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ بات درست نہیں ہے۔ تاریخ اور سیرت کی کتب ہوں یا حدیث کی، ایک بات مسلم ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات ہرگز اس زہر کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔......☆......☆......☆......

ذیلی تنظیموں کی بھی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے ممبران کو جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑ دیں

نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے

اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ذریعہ بنایا ہے

آجکل مَیں خطبات میں صحابہ کی سیرت بیان کر رہا ہوں اسی لیے کہ ہمارے سامنے وہ نمونے آجائیں

مجلس انصار اللہ کینیڈا کے سالانہ اجتماع 2019ء کے موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بابرکت فرمائے اور تمام انصار کو اس بابرکت موقعہ سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ نئی ایجادات نے لوگوں کی مصروفیات اور رجحانات کو یکسر بدل دیا ہے اور مختلف برائیوں کو جنم دیا ہے جن میں سے بعض ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کی ہیں۔ اکثر گھروں کا جائزہ لے لیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لیے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی۔ پھر ایپلی کیشنز ہیں، فون وغیرہ کے ذریعہ سے یا آئی پیڈ کے ذریعہ شیطان انسان کو ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بہت زیادہ بڑھ کر اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ماں باپ کا فرض ہے بچوں کو مسجدوں سے جوڑیں۔ ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں شامل کریں۔ ذیلی تنظیموں کی بھی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے ممبران کو جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑ دیں۔ احمدیت کی تعلیمات سے اپنے اعمال کو مزین کریں اور شیطان کے حملوں سے خود بھی بچیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی بچا کر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔

یعنی اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ۔ (سورۃ التحریم۔ آیت نمبر 6)

پس ہم نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو اس وجہ سے کہ اس زمانے میں مسیح موعود کے ذریعہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے آگے جھکنے کے بغیر شیطان کے حملے سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی مدد تلاش کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"عزیزو!! خدائے تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے

لیے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھوڈالو۔ تب تم دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔ سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 549)

پس اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور نیکی اور روحانیت میں ترقی کے لیے ہر دم کوشاں رہیں۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا ہم پر کس قدر احسان ہے کہ جہاں معاشرہ شیطانی محرکات سے بھرا پڑا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کو ایم ٹی اے کا ایسا بابرکت ذریعہ عطا فرمایا ہے جو شیطان کے حملوں سے بھی بچاتا ہے اور روحانی ترقی کے سامان بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی۔ پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں۔ کم از کم اس کے ذریعہ خطبات تو ضرور سنا کریں۔

ہماری جماعت میں اجتماع اور جلسے روحانی اور دینی تربیت کے لیے منعقد کیے جاتے ہیں۔ نماز باجماعت، درسوں اور تقاریر کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس بابرکت موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ عملی اصلاح اور اہل و عیال کی تربیت پر خاص توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ عملی راستی دکھاؤ تا وہ تمہارے ساتھ ہو۔ رحم، اخلاق، احسان، اعمال حسنہ، ہمدردی اور فروتنی میں اگر کمی رکھو گے تو مجھے معلوم ہے اور بار بار میں بتلا چکا ہوں کہ سب سے اول ایسی ہی جماعت ہلاک ہوگی۔ موسیٰ علیہ السلام کے وقت جب اس کی امت نے خدا تعالیٰ کے حکموں کی قدر نہ کی تو باوجودیکہ موسیٰ ان میں موجود تھا مگر پھر بھی بجلی سے ہلاک کیے گئے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 112)

آجکل مَیں خطبات میں صحابہ کی سیرت بیان کر رہا ہوں اسی لیے کہ ہمارے سامنے وہ نمونے آجائیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ جو ہیں یہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کے پیچھے بھی چلو گے وہ تمہیں صحیح رستے کی طرف لے جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل 6 دسمبر 2019ء صفحہ 13)

تربیت اولاد اور مجلس انصاراللہ کی ذمہ داریاں

(عبدالمؤمن راشد قادیان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے افراد جماعت احمدیہ کو ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے ان کی روحانی و جسمانی ترقی کے سامان منظم صورت میں پیدا فرما کر عظیم الشان احسان فرمایا ہے۔

آپؓ نے 26 جولائی 1940ء کو خطبہ جمعہ میں مجلس انصاراللہ کے قیام کا اعلان فرمایا اور حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کو اس تنظیم کا پہلا صدر مقرر کر کے قادیان کی انصار کی تنظیم سازی شروع کر وادی۔ بعد ازاں اس کو پورے ہندوستان اور بیرون ممالک تک پھیلا دیا گیا۔ جماعت کی ترقی اور وسعت کے ساتھ ساتھ اس تنظیم کا قیام بھی عمل میں لایا جاتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 212 ممالک میں تنظیم سازی کا یہ عمل جاری ہے۔ آغاز میں مسجد مبارک قادیان میں مجلس انصاراللہ کے اجلاسات ہوتے تھے۔ جن کا ریکارڈ محترم شیخ عبدالرحیم صاحب شرما سابق کشن لعل رکھتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں مختلف عمارتوں میں جاری رہنے کے بعد اب خدا کے فضل سے مستقل مجلس انصاراللہ بھارت کی بلڈنگ ''ایوان انصار'' ہے۔ جس میں مجلس انصاراللہ کے دفاتر قائم ہیں۔ مجلس انصاراللہ کا پہلا دستور اساسی 1943 میں منظور ہوا اور پہلا سالانہ اجتماع 25 دسمبر 1944 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ہی منعقد کیا گیا۔

3 نومبر 1989 کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیموں کے ملکی صدور مقرر فرمائے اور انہیں ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے ممبران کی تربیت کریں اور اپنی کارگزاری کی رپورٹیں براہ راست خلیفۃ المسیح کو بھجوائیں۔ اس وقت تک حضور انور کے اسی ارشاد پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم:7)

ترجمہ: "اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر و تشریح میں فرمایا کہ:

"علموهم وأدّبوهم"

ترجمہ: "ان (اپنی اولاد) کو تعلیم دو اور ان کو ادب سکھاؤ"۔

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنے بیوی بچوں کو فرائض شرعیہ اور حلال و حرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لیے کوشش کرے۔

اولاد کی تربیت کی اہمیت کا اندازہ ان احادیث سے بھی ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

مَا نَحَلَ وَالِدٌ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ

(بخاری، جلد:1، ص:422)

ترجمہ: "کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا کہ اس کو اچھے آداب سکھا دے"۔

یعنی اچھی تربیت کرنا اور اچھے آداب سکھانا اولاد کے لیے سب سے بہترین عطیہ ہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں بانی تنظیم حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔ 40 سال سے کم عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ اور 40 سال سے اوپر عمر والوں کے لئے انصار اللہ اور عورتوں کے لئے لجنہ اماء اللہ ہے۔ ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے''۔

(الفضل 26 اکتوبر 1960)

بانی تنظیم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصار اللہ کرتے ہیں اور اس کے دل اور ہاتھوں کی نمائندگی خدام الاحمدیہ کرتے ہیں۔ جب کسی قوم کے دماغ، دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ پس میں پہلے تو انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو یا صحابی ہیں یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں، اس لیے جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ ان کو تہجد، ذکر الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ اصل میں تو جوانی کی عمر ہی وہ زمانہ ہے، جس میں تہجد، دعا اور ذکر الٰہی کی طاقت بھی ہوتی ہے اور مزہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن عام طور پر جوانی کے زمانہ میں موت اور عاقبت کا خیال کم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے نوجوان غافل ہو جاتے ہیں لیکن اگر نوجوانی میں کسی کو یہ توفیق مل جائے تو وہ بہت ہی مبارک وجود ہوتا ہے۔ پس ایک طرف تو میں انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے نمونہ سے اپنے بچوں، اپنے ہمسایہ کے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو زندہ کریں اور دوسری طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اتنا اعلیٰ درجہ کا نمونہ قائم کریں کہ نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی روح زندہ رہے"۔

(الفضل 15 دسمبر 1955ء)

بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"تیسری ذمہ داری جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بچوں کی تربیت ہے۔ یہ بھی انصار اللہ کا کام ہے کہ وہ احمدی بچوں کی تربیت کی فکر کریں۔ جیسا کہ میں نے نماز اور تلاوت قرآن کریم کا ذکر کیا ہے۔ اگر ان دو امور پر احمدی بچے قائم ہو جائیں تو ان کی احسن تربیت ہوگی۔ وہ یورپ کے گند اور دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو جائیں گے۔ تربیت کے مضمون میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ماں باپ جتنی مرضی زبانی تربیت کریں اگر ان کا اپنا نمونہ اور کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچوں کی تربیت نہیں ہو سکتی۔ بچے کمزور پہلو کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ اس لیے آپ کو اپنا عملی نمونہ پیش کرنا ہوگا۔ نمازوں پر قائم ہونا پڑے گا۔ تلاوت قرآن کریم کا روزانہ اہتمام کرنا ہوگا۔ گھروں میں پاکیزہ ماحول اور پاکیزہ باتیں رواج دینی ہوں گی۔ گھروں میں نظام جماعت کے خلاف باتیں نہ ہوں جن سے بچوں کی تربیت پر بُرا اثر پڑے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ وہ گھر جن میں نظام جماعت کے خلاف باتیں ہوتیں ہیں ان کے بچے جماعت سے دور ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ دہریہ ہو جاتے ہیں۔ پس اگر آپ نے اپنے بچوں کو احمدیت، حقیقی اسلام پر قائم رکھنا ہے تو ان کے دلوں میں خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کی محبت اور احترام پیدا کریں اور یہ تبھی ہوگا جب یہ محبت اور احترام آپ کے دلوں اور آپ کے عملی نمونہ سے پھوٹ رہا ہوگا"۔

(ماہنامہ الناصر جرمنی اگست۔ستمبر 2007ء)

آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"آپ نے ایک عہد بھی کیا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ نظام خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ اپنے بچوں میں بھی یہ روح پھونکنے کی کوشش کروں گا تو یہ عہد جو ہے اس کو معمولی عہد نہ سمجھیں۔ یہ ایک بہت بڑا عہد ہے اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر ہم یہ عہد کر رہے ہیں اس لئے ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ جو انصار اللہ ہیں اگر آپ نے اپنے اس عہد کو نہ نبھایا اپنے اس عہد کو نبھانے کے لئے وہ بھرپور کوشش نہ کی جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے تو آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو معاف نہیں کریں گی۔ کیونکہ انہوں نے بھی آپ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ جن بچوں کی، جن نوجوانوں کی تربیت آپ نے کرنی ہے وہ آپ کو الزام دیں گے کہ کیوں ہماری تربیت نہیں کی۔ اس لئے یاد رکھیں کہ عہد جو آپ نے کیا ہے اس کو نبھانا

آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 جنوری 2009ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’انصار اللہ کا ایک اہم کام تربیت اولاد ہے۔ اور اس کے لئے سب سے بنیادی بات آپ لوگوں کا نیک نمونہ ہے۔ تمام انصار کا یہ شیوہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں تلاوت قرآن کریم کو رواج دے۔ خود بھی اس کا اہتمام کرے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تاکید کرے اور پھر اس بات کی نگرانی کرے کہ گھر میں ہر کوئی تلاوت قرآن کریم کر رہا ہے یا نہیں اور جو نہیں کر رہا اسے پیار سے بار بار سمجھائیں اور اس کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اس سے آپ خود بھی نیکیوں میں ترقی اور اصلاح نفس کی توفیق پائیں گے اور اپنی اولاد کی بھی نیک تربیت کر سکیں گے۔ مومنین کا یہ کام ہے کہ وہ نیک باتوں میں مداومت اختیار کریں اور ایک دفعہ جب کسی نیکی کو اختیار کر لیں تو وہ خواہ کتنی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو پھر اس میں کبھی انقطاع نہ آنے دیں اور اس کا سلسلہ کبھی ٹوٹنے نہ دیں‘‘۔

(پیغام بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2009ء)

قارئین کرام!

قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے لئے سب سے اعلیٰ گر دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمول تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’میری تو یہ حالت ہے میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 372)

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلفائے کرام کے ارشادات پر عمل کرنے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

100 سال قبل

جنوری 1920ء

❁ مسجد لنڈن کے لئے چندہ کی تحریک:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۷ جنوری ۱۹۲۰ء کو مسجد لنڈن کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی۔ جس پر جماعت نے ایسے رنگ میں لبیک کہا کہ ایک دنیا ورطہ حیرت میں آگئی۔ چنانچہ عبدالمجید قریشی صاحب ایڈیٹر اخبار ’’تنظیم‘‘ امرتسر نے لکھا ’’تعمیر مسجد کی تحریک ۶ جنوری ۱۹۲۰ء میں امیر جماعت احمدیہ نے کی اس سے زیادہ مستعدی اس سے زیادہ ایثار اور اس سے زیادہ سمع و اطاعت کا اسوہ حسنہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ ۱۰ جون تک ساڑھے اٹھتر ہزار روپے نقد اس کار خیر کے لئے جمع ہو گیا تھا کیا یہ واقعہ نظم و ضبط امت اور ایثار و فدائیت کی حیرت انگیز مثال نہیں۔‘‘ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۲۵۳)

❁ مدرسہ تعلیم الاسلام میں لیکچروں کا سلسلہ:

حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۱ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام میں لیکچروں کا ایک سلسلہ جاری فرمایا تھا۔ یہ سلسلہ ایک سال جاری رہنے کے بعد بند ہو گیا۔ اور اس سال ۲۲ جنوری ۱۹۲۰ء کو پھر جاری ہوا۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ضرورت مذہب کے عنوان پر پہلا لیکچر دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۲۶۵)

❁ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی:

تین چار دن سے ایک انگریز نومسلم جن کا نام عبداللہ احمد مرے ہے۔ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ کا اصل وطن آئرلینڈ ہے۔ جہاں سے آپ چھوٹی عمر میں ہندوستان آگئے تھے۔ اور اس وقت سے یہیں سکونت رکھتے ہیں اُردو اچھی طرح سمجھتے اور بول سکتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور اب اس نیت سے قادیان آگئے ہیں کہ دینی تعلیم حاصل کر کے تبلیغ دین کر سکیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۲۰ء صفحہ ۱)

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد اوّل

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح وتفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے۔

اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں۔ اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آج کل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا۔ کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔‘‘ (خطبہ جمعہ 18/جون 2004ء، خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 414,415)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کتب کا مطالعہ آن لائن جماعتی ویب سائٹ پر کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ جو دوست اُردو پڑھنا نہیں جانتے وہ آن لائن پر انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کے جلدوں کا مختصر تعارف پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی پہلی جلد میں براہینِ احمدیہ کے چہار حصص موجود ہیں۔ کل صفحات 673 ہیں۔ براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی تصنیف ہے۔

اس کی تصنیف کے عملی اور مستقل کام کا آغاز ۱۸۷۸ء کے آخر اور ۱۸۷۹ء کے اوائل میں ہوا۔ گو اس کے اشتہارات ۱۸۷۷ء کے آخر میں شائع ہونے لگے تھے لیکن باقاعدہ کام ۱۸۷۹ء میں ہونے لگا۔ یہ کتاب جو آپ کی محبت دینی کی یادگار اور آپ کا ایک شاہکار ہے کئی جلدوں میں چھپ کر شائع ہوئی۔

براہین احمدیہ کا پہلا اور دوسرا حصہ ۱۸۸۰ء میں اور تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا حصہ ۱۸۸۴ء میں پہلی بار شائع ہوا۔

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ انگریزی دور حکومت پورے عروج پر تھا اور عیسائی مشنری پوری قوت سے تبلیغ عیسائیت میں مشغول تھے۔ اسلام اور بانی اسلام کے خلاف صدہا کتابیں شائع کی گئیں اور کروڑہا کی تعداد میں مفت پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ان کی رفتارِ ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۸۵۱ء میں عیسائیوں کی تعداد ہندوستان میں ۹۱ ہزار تھی اور ۱۸۸۱ء میں چار لاکھ ستر ہزار تک پہنچ گئی۔ پنجاب کے لفٹننٹ گورنر چارلس ایچ سن نے ۱۸۸۸ء میں عیسائی مشنریوں کے ایک اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ’’اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے‘‘۔ (تعارف روحانی

خزائن جلد ۳) دوسری طرف آریہ سماج اور برہمو سماج کی تحریکوں نے جو اپنے شباب پر تھیں اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنایا ہوا تھا۔ گویا اسلام دشمنوں کے نرغہ میں گھر کر رہ گیا تھا۔ ان سب تحریکوں کا مقصدِ وحید اسلام کو کچل ڈالنا اور قرآن مجید اور بانی اسلام کی صداقت کو دنیا کی نگاہوں میں مشتبہ کرنا تھا۔ آریہ سماج ویدوں کے بعد کسی الہام الٰہی کی قائل نہ تھی۔ اور برہموسماج والے سرے سے الہام الٰہی کے منکر تھے۔ اور مجرّد عقل کو حصول نجات کے لئے کافی خیال کرتے تھے اور تعلیم یافتہ مسلمان یورپ کے گمراہ کن فلسفہ سے متاثر ہوکر اور عیسائی ملکوں کی ظاہری اور مادی ترقیات کو دیکھ کر الہام الٰہی کے منکر ہو رہے تھے اور علماء کا گروہ آپس میں تکفیر بازی کی جنگ لڑ رہا تھا۔

اسلام کی اس بے بسی اور بے کسی کا نقشہ مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے ۱۸۷۹ء میں اپنی مسدّس میں یوں کھینچا ہے۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

پھر ملّتِ اسلامیہ کی ایک باغ سے تمثیل دے کر فرماتے ہیں ؎

پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے ہرسُو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے رُوکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم وہاں آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

اس ماحول میں جبکہ قرآن مجید کی حقیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت خود مسلمان کہلانے والوں پر بھی مشتبہ ہو رہی تھی اور کئی اُن میں سے عیسائیت کی آغوش میں آ گرے تھے۔ آپ نے براہین احمدیہ کتاب لکھی جس میں آپ نے قرآن مجید کا کلام الٰہی اور مکمل کتاب اور بے نظیر ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دعویٰ نبوت ورسالت میں صادق ہونا ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا اور ان دلائل کے مقابل کسی دشمن اسلام کے ایسے دلائل کے ثُلث یا رُبع یا خُمس پیش کرنے والے کے لئے دس ہزار روپے کا انعام مقرر کیا اور ہر مخالفِ اسلام کو مقابلہ کے لئے دعوت دی۔

براهین احمدیه کا پیدا کرده انقلاب

اس کتاب کی اشاعت سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ ارتداد کا طوفان تھم گیا۔ کئی مسلم علماء نے اِس کتاب کی تعریف کی۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو سردار اہل حدیث سمجھے جاتے تھے۔ اس کتاب کا خلاصہ مطالب لکھنے کے بعد اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی:۔

’’اب ہم اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا اور اس کا مؤلّف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی ولسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے

مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصارِ اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی و قلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اُٹھالیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوامِ غیر کو مزہ بھی چکھادیا ہو۔

(اشاعة السنه: جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۰)

یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جو اپنے زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے بے نظیر کتاب ثابت ہوئی جس کا مقابلہ کرنے سے تمام منکرین اسلام عاجز آ گئے اور اسلام کو عظیم فتح حاصل ہوئی۔ ایسی کتاب کی طباعت و اشاعت میں معاونت کرنے کے لئے مسلمان امراء اور خواص وعوام کو اپیلیں کی گئیں لیکن چند مسلمانوں نے بطور اعانت و پیشگی قیمت روپیہ بھیجا۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۰-۱۲ پر حضرت مؤلّف براہین احمدیہ نے ان معاونین کے اسماء مع رقوم جن کی کل میزان پانچ سو روپیہ سے بھی کم ہے تحریر فرمائے ہیں۔

آپؑ نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے اسماء کے ذکر کی یہ وجہ تحریر فرمائی ہے:۔

’’تا جب تک صفحہ روزگار میں نقش افادہ اور افاضہ اس کتاب کا باقی رہے ہر یک مستفیض کہ جس کا اس کتاب سے وقت خوش ہو مجھ کو اور میرے معاونین کو دعائے خیر سے یاد کرے۔‘‘

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵)

دس ہزار روپئے کا انعام

’’میں جو مصنّف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں۔ یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب مذہب اور ملّت کے جو حقانیت فرقان مجید اور نبوّت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں اتماماً للحجة شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دربارہ حقیّت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اسی کتاب مقدّس سے اخذ کر کے تحریر کیں ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلاوے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف اِن سے یا ثلث اِن سے یا ربع اِن سے یا خمس اِن سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلّی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے۔ تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آ گیا۔ مَیں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے وحیلتے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دوں گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات: جلد اوّل صفحہ ۷۲، ۷۳)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

مینیجر رسالہ انصاراللہ کی منظوری

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولانا مقصود احمد صاحب بھٹی مرکزی قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کی منظوری بطور مینیجر رسالہ انصاراللہ قادیان مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ مکرم موصوف سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

سال کے بعد جب لوگ کہتے ہیں نیا سال شروع ہو گیا ہر شخص کے دل میں نئے ارادے پیدا ہوتے ہیں مگر کیا چیز نئی شروع ہوتی ہے؟

اسلامی طریق کے مطابق محرم سے نیا سال شروع ہوا کرتا ہے۔ لیکن ملک کا دستور اور اس کی رسوم بھی بہت کچھ انسان کے اعمال پر اثر ڈالتی ہیں۔ ہمارے ملک کے دستور کے مطابق اور دستور العمل کے مطابق جنوری سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ ہمارے کاموں میں بھی اس نئے سال کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے عام رواج اور دستور کے مطابق ہی کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایک نیا سال ہے جو ہمارے لئے چڑھا ہے اور اس نئے سال میں یہ پہلا جمعہ ہے جو ہمارے لئے آیا ہے۔...سال کے بعد جب لوگ کہتے ہیں نیا سال شروع ہو گیا۔ اس موقع پر ہر شخص کے دل میں نئی امنگ اور نئے ارادے پیدا ہوتے ہیں۔ مگر کیا چیز نئی شروع ہوتی ہے؟ کیا انسان کی زندگی نئی شروع ہوتی ہے زندگی کا تو بہت پہلے سے سلسلہ چلا آتا ہے۔ پھر کیا علم میں کوئی جدت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیا نیا سال اپنے ساتھ نئے علوم لایا کرتا ہے۔ نہیں یہ تو نہیں ہوتا۔ علوم تو حاصل کرنے سے ہی آیا کرتے ہیں۔ اگر کوئی پچھلے سال علم حاصل کرتا تو اسے علم حاصل ہو جاتا۔ اور اگر نئے سال علم حاصل نہ کرے گا۔ تو نہیں آئے گا۔ نیا سال اسے علم نہیں سکھا سکتا۔ پھر کیا نیا سال کوئی نیا طریق عمل لاتا ہے۔ جب سے انسان کو طاقتیں اور قوتیں ملی ہیں طریق عمل تو وہی ہے جو پہلے مقرر ہو چکا۔ تو عمل کے لحاظ سے بھی نیا سال کوئی نئی چیز نہیں لاتا۔ جو اعمال انسان آنے والے سال میں کرنا چاہتا ہے پہلے سال بھی جو گذر گیا ہے کر سکتا تھا۔ اور اگر نئے سال بھی نہ کرنا چاہے تو نیا سال اسے مجبور کرا کر نہیں کرائے گا پھر وہ کیا نئی چیز ہے جو نیا سال لایا ہے؟ اور وہ کیا چیز ہے جو نئے سال کے شروع ہونے پر انسان کے دل میں اُمنگیں پیدا کر دیتی ہے؟ یا واقعہ میں کوئی چیز ہے بھی یا نہیں؟

میرے نزدیک ہر نیا سال جو آتا ہے۔ بعض نئی باتیں اپنے ساتھ لاتا ہے۔ گو وہ پرانی بھی ہوتی ہیں۔ لیکن ایک لحاظ سے نئی بھی ہوتی ہیں۔ پرانی تو اس لحاظ سے کہ اگر انسان چاہتا۔ تو ان کو پچھلے سال بھی مہیا کر سکتا تھا۔ اور اس لحاظ سے کہ انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ اگر اپنے نصب العین کو قریب ترین نہ قرار دے لے تو بھول جاتا ہے۔ اور اس سے دور جا پڑتا ہے۔ جب تک انسان اپنی منزل مقصود کے سفر کو ٹکڑے نہ کرتا جائے اس کے قابو میں نہیں رہتا۔ مثلاً دیکھو شریعت نے بھی اوقات مقرر کر دئے ہیں۔ جمعہ مقرر کر دئے ہیں۔ چھٹے دن کے بعد ساتواں دن جمعہ کا آ جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ فلاں عبادت کرو گے تو ایک نماز سے لیکر دوسری نماز کے وقفے تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور فلاں عبادت کرو گے تو جمعہ سے لیکر جمعہ تک کے گناہ بخشے جائیں گے۔ فلاں عبادت کرو گے تو مہینہ کے گناہ بخشے جائیں گے۔ فلاں عبادت کرو گے تو سال کے گناہ بخشے جائیں گے۔ فلاں عبادت کرو گے تو سو سال کی عبادت کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ یہ تقسیم جو ایک وقت سے دوسرے وقت تک ایک ہفتہ سے ایک مہینہ ایک سال اور پھر کئی سالوں کی کیوں کی گئی ہے۔ اسی لئے کہ انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ ایک محدود زمانہ کو تو وہ مستحضر رکھ سکتا ہے لیکن غیر محدود زمانہ کو نہیں رکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مدرسہ والوں نے تعلیم کی تقسیم اوقات میں رکھ دی ہے۔...

چین میں ایک کہانی میں سنتے تھے۔ آپ لوگوں نے بھی سنی ہوگی۔ کئی طرح بیان کی جاتی ہے۔ میں نے جو سنی تھی وہ یہ ہے کہ ایک بچہ باہر نکلا۔ اس کے سامنے ایک جن پھول بن گیا۔ جب وہ اسے پکڑنے لگا تو پھول پیچھے ہٹ گیا۔ جب وہ اور آگے بڑھا تو پھول اور پیچھے ہٹ گیا۔

یہ دراصل آئندہ کی ترقیاں ہی ہوتی ہیں۔ جو جن کے پھول بننے کی طرح پھول بن کر آتی ہیں۔...

ہمارے لئے بھی ایک نیا سال چڑھا ہے۔ اس وقت دو باتیں دیکھی جائیں۔ اوّل تو یہ کہ پچھلا سال کیسا گزرا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ آئندہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ سورہ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سورۃ کا ایک حصہ گویا نئے سال کی ذمہ داریوں کا اظہار کرنے والا ہے۔ اور دوسرا حصہ گزشتہ سال کی تمام کارروائیوں پر ریویو اور تنقید ہے۔ وہ کس طرح؟ پہلا حصہ اس سورۃ کا گذشتہ سال کی کارروائیوں پر نظر ڈالنے کے متعلق ہے اور پچھلا حصہ اگلے سال کے متعلق اور وہ اس طرح کہ انسان دیکھتا ہے کہ پچھلا سال جو گذرا اس میں بھی خدا تعالیٰ سے بندوں کا معاملہ رہا ہے۔ اس سال میں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر فرض تھی۔ اور خدا بھی وہ جس کی بڑی بڑی نعمتیں اور فضل اس پر ہیں۔ آیا اُن ذمہ داریوں کو اس نے صحیح اور پورے طور پر ادا کیا ہے۔ یہ ایک سوال ہے جس کو انسان جب اپنے اندر اٹھائے گا تو اسے یقیناً یہ جواب دینا پڑے گا۔ کہ میں نے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں بڑی بڑی کوتاہیاں کی ہیں۔ پھر اس بات پر نظر ڈالنی پڑے گی کہ میں نے بڑی کوتاہیاں کی ہیں مگر خدا نے مجھ سے کیا معاملہ کیا۔ کیا میں کوتاہیوں اور غفلتوں کی وجہ سے اس بات کا مستحق نہیں تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے پکڑتا اور سخت سے سخت سزا دیتا؟

مگر الحمدللہ۔ اللہ ہی کی سب تعریف ہے کہ اس نے مجھے سزا سے محفوظ رکھا۔... کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ اس لئے اسے حق اور اختیار تھا کہ مجھے گرفتار کر لیتا اور سزا دیتا۔... پھر وہ رحمٰن ہے۔ جب مجھے خبر بھی نہ تھی اس وقت اس نے میرے لئے سامان مہیا کرنے شروع کئے۔... پھر وہ الرحیم بھی ہے۔ ادھر تو اس نے یہ احسان کئے اور میری نافرمانیوں اور خطاؤں پر نظر نہ کی۔ ادھر میری ذرا سے ذرا محنت اور کوشش کو بھی ضائع نہ ہونے دیا... وہ جزا و سزا کے دن کا مالک تھا۔ وہ جب چاہتا۔ پکڑ سکتا تھا۔ مگر اس نے کچھ نہ کیا۔ اور سال گذر گیا۔ جس میں اس نے اپنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت میرے لئے جاری رکھی۔... جب بندہ اس پچھلی حالت کو دیکھتا ہے تو آئندہ کے لئے اپنا نیا پروگرام بناتا ہے کہ پچھے تو جو ہو گیا ہو گیا۔ اب اس طرح نہ کروں گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور فرمانبرداری کروں گا۔ جب وہ ارادہ کرتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ حضور گذشتہ سال کے لئے تو میں شکرگذار ہوں۔ کہ اپنی خطاؤں اور کوتاہیوں کے خمیازہ سے بچ گیا۔ اب ایسا نہیں ہو گا۔ تیرا بڑا تابعدار غلام بنا رہوں گا۔ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں کہ میرا یہ پروگرام پورا ہوا۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ مجھے وہ رستہ دکھا کہ جس پر چل کر مجھے وہ ملامتیں پیدا نہ ہوں جو گذشتہ سال کے طرز عمل سے پیدا ہوئی ہیں۔ اگلے سال میرے یہ خیال نہ ہوں۔ بلکہ یہ کہوں کہ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔ میں نے خدا تعالیٰ سے رستہ مانگا تھا۔ اس نے مجھے دکھایا جو بالکل سیدھا رستہ تھا۔ جس پر وہ لوگ چلتے رہے۔ جن پر اس نے انعام کئے اور وہ ضال اور مغضوب لوگوں کا رستہ نہ تھا۔ یہ وہ پروگرام ہے جو ہماری جماعت کے مدنظر بنا ہوا ہے۔

یہ بہترین سے بہترین پروگرام ہے۔ اور اس سے بہتر کوئی پروگرام نہیں ہوسکتا۔ بندہ کا فرض ہے کہ اس کو اپنا نصب العین قرار دے۔ جب وہ اسے اپنا نصب العین قرار دے گا تو کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا۔ اس پروگرام کو اگر ہماری جماعت یاد رکھے جس کو سورۃ فاتحہ میں بیان کیا گیا ہے تو اگلا سال جو اس پر آئے گا وہ اس کے لئے سورۃ فاتحہ کو اور رنگ میں پورا کرے گا۔ یہ سورۃ تو وہی رہے گی مگر یہ کروڑں معنی رکھتی ہے۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ آج تک اس کے معنی ختم ہوئے ہوں۔ تو اگلے سال اس کے معنی اور رنگ میں ہونگے۔

بہرحال یہ پروگرام ہے۔ جسے ہماری جماعت کے ہر شخص کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ پہلے حصہ کو پچھے سال پر چسپاں کر کے غور کرنا چاہیے۔ اور اگلا حصہ پچھلے سال پر چسپاں کرنا چاہیے۔ اگر یہ نصب العین رہے۔ تو کمزور سے کمزور انسان بھی اسے کچھ نہ کچھ پورا کر لے گا۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ آئندہ کے لئے جو اس کا پروگرام ہے۔ اسے پورا کر سکے۔ (آمین)

(خطبہ جمعہ: خطبات محمود جلد 7 صفحہ 193 تا 198)

اصحابی کالنجوم
(حدیث شریف)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ محمد زکریا، مبلغ سلسلہ
نظارت نشر و اشاعت قادیان

حضرت ابوبکرؓ کا نام عبداللہ تھا، لقب صدیق اور کنیت ابوبکر تھی۔ آپ کے والد کا نام ابوقحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر سلمٰی تھا۔ چھٹی پشت میں آپ کا شجر نسب آنحضرتؐ سے ملتا ہے۔ آپ مکہ میں پیدہ ہوئے اور وہیں آپ کا بچپن گزرا۔ جب آپ جوان ہوئے تو کپڑے کی تجارت کرنے لگے۔ آنحضرتؐ کے پاکیزہ اخلاق اور اوصاف حمیدہ کا گہرا نقش آپ کے دل پر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کو علم ہوا کہ آنحضرتؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو فوراً اس کی تصدیق کی اور اسلام قبول کرنے میں اوّلیت کا شرف حاصل کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد خدمت دین کو اپنا شعار بنایا۔ آپ کی کوششوں سے حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، حضرت سعد بن وقاصؓ جیسے جلیل القدر صحابہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت تقویت پہنچی۔ سفر و حضر میں صلح اور جنگ میں ہر وقت آنحضرتؐ کے ساتھ رہے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ تمام معرکوں میں شرکت کی۔ ہر معاملہ میں آنحضرتؐ آپ سے مشورہ کرتے۔ ہجرت کے وقت بھی آپ آنحضرتؐ کے ساتھ رہے اور جب غار ثور میں آنحضرتؐ نے پناہ لی تو حضرت ابوبکرؓ ساتھ تھے۔ حجۃ الوداع کے بعد آنحضرتؐ بہت بیمار ہوگئے تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ وہ مسجد نبوی میں امامت کرائیں۔

آپؓ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ آنحضرتؐ کے ساتھ عہد شباب سے ہی گہرے دوستانہ مراسم تھے اور جب آنحضرتؐ نے دعویٰ نبوت کیا تو مردوں میں سے سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا اور آنحضرتؐ کے دعویٰ کی تصدیق کر کے صدیق کا لقب پایا۔

مسلمان ہوجانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ تن من دھن سے خدمت اسلام میں مصروف ہوگئے، نہ تجارت کا خیال رہا نہ آرام کا۔ جب روپیہ کی ضرورت ہوتی وہ قربانی میں پیش پیش ہوتے۔ ایک موقع پر جب دین کی خاطر روپیہ کی بہت ضرورت تھی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے گھر کا نصف اثاثہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کردیا اور خیال کیا کہ آج تو میں ابوبکرؓ سے سبقت لے جاؤنگا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے موقع کی نزاکت کے پیش نظر گھر کا سارا مال پیش کردیا تھا۔ جب آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ گھر میں بھی کچھ چھوڑا ہے یا نہیں تو حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول کا نام گھر میں چھوڑا ہے۔ اسی اخلاص، وفاداری اور جاں نثاری کے پیش نظر آنحضرتؐ نے آپ کی بیٹی حضرت عائشہؓ سے شادی کرلی۔

آنحضرتؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ اپنے تقویٰ، علم و معرفت، دانشمندی و معاملہ فہمی، اپنے ایثار و قربانی کی وجہ سے سب صحابہ میں افضل تھے اور خلافت کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ اگرچہ طبیعت میں نرمی اور منکسر المزاجی بے انتہا تھی لیکن دینی وقار کے معاملہ میں آپ کسی نرمی اور رواداری کے قائل نہیں تھے۔ آغاز خلافت سے ہی بعض مشکلات پیش آئیں لیکن آپ نے بڑی استقامت اور جرأت و ہمت سے ان کا مقابلہ کیا اور ان پر قابو پالیا۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کچھ قبائل جن کے دلوں میں ابھی اسلام اچھی طرح رچا نہیں تھا مرتد ہوگئے اور پرانی عصبیت ان پر غالب آگئی۔ انہوں نے خودمختار رہنا پسند کیا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا بلکہ مدینہ پر حملہ کرنے کی سوچنے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ نے خطرہ کو دیکھ کر مناسب انتظامات کئے اور منکرین زکوٰۃ کی اچھی طرح سرکوبی کی۔

بعض لوگوں نے آنحضرتؐ کی زندگی میں ہی نبوت کے جھوٹے دعوے کئے۔ اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، طلیحہ بن خویلد اور ایک عورت سجاح بنت حارث معروف ہیں۔ اسود عنسی تو آنحضرتؐ کی زندگی میں ہی قتل کیا گیا۔ باقیوں نے ارتداد کی رو سے فائدہ اٹھا کر قبائل عرب کو بغاوت پر آمادہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے سب کو زیر کیا۔ مسیلمہ کذاب قتل ہوا۔ طلیحہ نے راہ فرار اختیار کی۔ یہ حضرت ابوبکرؓ کی ہمت اور استقامت ہی تھی جس کے باعث دُور دراز کے مرتدین کی بھی سرکوبی ہوئی اور سارا جزیرہ عرب مسخر ہوکر اسلامی سلطنت میں شامل ہوگیا۔

اندرونی خلفشار کو دور کرنے کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ نے پورے عزم کے ساتھ بیرونی دشمنوں کی طرف توجہ کی اس زمانہ کی دو عظیم طاقتوں یعنی کسریٰ شاہ ایران اور قیصر روم سے ٹکر لی۔ عراق اور شام کی فتح کی طرف متوجہ ہوئے۔ یرموک کے مقام پر رومی سلطنت سے ایک فیصلہ کن جنگ ہوئی جس نے رومی سلطنت کی تسخیر کے دروازے کھول دئے اور رومیوں کے حوصلے پست کردئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں جن فتوحات کا آغاز ہوا ان کی تکمیل خلافتِ ثانیہ کے دور میں ہوئی۔

حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے حفاظت قرآن کا بندوبست کیا۔ یوں تو جب اور جتنا قرآن کریم نازل ہوتا آنحضرتؐ اُسے لکھوا دیتے۔ قرآن کریم کی ہر سورت اور اس کا نام اور اس کی ترتیب، پھر سارے قرآن کریم کی

بقیہ حصہ صفحہ 22 پر ملاحظہ فرمائیں

جنت اور دوزخ کی حقیقت

جاوید احمد شاہد، طاہر آباد، کشمیر

جنت خدا تعالیٰ کی رضا اور دوزخ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ (العنکبوت:65) ترجمہ: اور یہ ورلی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اُخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس آئے اور وہ سکرات کے عالم میں تھا۔ آپ نے فرمایا: "تم اپنے کو کیسا پا رہے ہو؟" اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر بھی رہا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ دونوں چیزیں اس جیسے وقت میں جس بندے کے دل میں جمع ہوجاتی ہیں تو اللہ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔ جس کی وہ اس سے امید رکھتا ہے اور اسے اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جس سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے۔ (سنن ترمذی۔ کتاب الجنائز عن رسول اللہؐ)

انسان کی موجودہ زندگی اس لئے نہیں کہ یہاں وہ اپنے لئے خوشیوں کی ایک دنیا بنائے بلکہ یہ زندگی اس لئے ہے کہ انسان بہتر عمل سے اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ موت کے بعد کی ابدی زندگی میں خوشیوں کی دنیا پاسکے۔ موت کے بعد اچانک وہ دن آئے گا کہ اُس وقت انسان سوچے گا مگر اس وقت انسان کا سوچنا کام نہ آئے گا اس لئے بہتر ہے کہ انسان اس آنے والے دن کی تیارے کرے۔ آخرت کی دنیا میں داخل ہونے کے بعد ہر انسان کو بہرحال اپنے عمل کے انجام کو دیکھنا ہے۔ آخرت میں داخل ہونے کے بعد ہر انسان اپنے آپ کو جنت یا جہنم میں پائے گا۔

جنت کی دنیا میں وہ لوگ جگہ پائیں گے جنہوں نے موت سے پہلے کی زندگی میں یعنی اس دنیا کی زندگی میں نیک عمل سے اپنے آپ کو جنت میں رہنے کا مستحق بنایا ہوگا۔ اس دن ان کا مقام بلند ہوگا اور ان کے لئے ہر قسم کا آرام ہوگا اور اس میں ان کی ہر خواہش پوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ ترجمہ: ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جوں جوں انسان بڑھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکہ اور سخت غلطی ہے، جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے۔ لیکن آخر عمر میں آ کر سخت ہوگئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکہ دیتا ہے کہ کہ موت ابھی بہت دور ہے، حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھوتا کہ گناہوں سے بچو۔"

(ملفوظات:2لد2 صفحہ 222)

اللہ تعالیٰ ہم سب ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ حصہ از صفحہ 21 ترتیب آنحضرتؐ کے عہد میں حکم الٰہی سے عمل میں آچکی تھی۔ لیکن یہ قرآن چمڑے کے ٹکڑوں، پتھر کی سلوں اور کھجور کی چھال وغیرہ پر متفرق رنگ میں لکھا ہوا تھا۔ اس خوف سے کہ مبادہ قرآن کریم کی عبارت میں بعد ازاں اختلاف ہوجائے۔ آپ نے تمام تحریروں کو جمع کرایا اور حفاظ کی مدد سے سارے قرآن کریم کو یکجا اور محفوظ کر دیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے ایک دن سردی میں غسل کیا جس کی وجہ سے آپ کو بخار ہوگیا اور آپ پندرہ دن بیمار رہے۔ اس زمانہ میں آپ نے حضرت عمرؓ کو امارت کے فرائض ادا کرنے کیلئے مقرر کیا۔ بعد ازاں آپ نے اعلان فرما دیا کہ حضرت عمرؓ آپ کے بعد جانشین ہوں گے۔ آپ کا عہد خلافت 632ء تا 634ء ہے یعنی آپ دو سال تین ماہ اور گیارہ دن خلیفہ رہے۔ 22/ اگست 634ء مطابق 21 جمادی الآخر 13ھ بروز پیر تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی اور آنحضرتؐ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ ۞

اخبارِ مجالس

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ بنگلور:

مؤرخہ 10 نومبر 2019 بروز اتوار بعد نماز عصر احمدیہ مسجد بنگلور (صوبہ کرناٹک) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم حشمت اللہ احمدی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم نصیر احمد صاحب دوسری تقریر کے وی محمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ اور تیسری تقریر مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے کی۔ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کے موقع پر مجلس انصاراللہ بنگلور کو عطا ہوئے انعامات اس اجلاس میں صدر اجلاس کے ذریعہ پیش کئے گئے تا کہ تمام انصار کی حوصلہ افزائی ہو۔ آخر میں صدر اجلاس نے مختصر خطاب کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

(سید شارق مجید ناظم ضلع مجلس انصاراللہ بنگلور)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ حیدرآباد:

مؤرخہ 17 نومبر 2019 بروز اتوار مسجد الحمد سعید آباد میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد زیر صدارت محترم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مجید، نظم کے بعد مکرم سہیل احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے ''آنحضرت ﷺ کی عبادات'' کے عنوان پر پہلی تقریر کی جبکہ مکرم اویس احمد صاحب نے بعنوان ''آنحضرت ﷺ انسان کامل'' دوسری تقریر کی۔ پھر ایک نظم پیش ہوئی۔ تیسری تقریر مکرم مولانا محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے ''صحابہ کرامؓ کی اطاعت'' کے عنوان پر کی۔ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کے موقع پر مجلس انصاراللہ حیدرآباد کو عطا ہوئے انعامات محترم صدر اجلاس نے تقسیم کئے تا کہ تمام انصار کی حوصلہ افزائی ہو۔ صدر جلسہ نے مختصر خطاب کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔ مکرم صہیب احمد وانی ایڈیشنل مبلغ حیدرآباد بھی اس موقع پر اسٹیج پر موجود تھے۔

(مبشر احمد زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد)

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ شموگہ:

مؤرخہ 22 ستمبر 2019ء کو مجلس انصاراللہ شموگہ صوبہ کرناٹک کو اپنا ماہانہ تربیتی اجلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن مجید، عہد مجلس انصاراللہ اور نظم کے بعد مکرم مبلغ انچارج صاحب شموگہ نے شعائراللہ کی عظمت واحترام کے عنوان پر ایک تقریر کی جس میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی اہمیت وضرورت کو اجاگر کیا۔ بعد ازاں محترم صدر اجلاس میر موسیٰ حسین صاحب نے نماز باجماعت کی پابندی اور تربیت اولاد کے موضوع پر اہم نصائح بیان فرمانے کے بعد اجتماعی دعا کروائی جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں (25) انصار (15) خدام اور (10) اطفال شامل ہوئے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

(سید عبداللہ زعیم مجلس انصاراللہ شموگہ، کرناٹک)

تقسیم انعامات دینی نصاب جمشید پور:

مؤرخہ یکم اکتوبر 2019ء بعد نماز جمعہ مسجد بیت الہدیٰ جمشید پور میں تقریب تقسیم انعامات بابت امتحان دینی نصاب مجلس انصاراللہ بھارت منعقد کی گئی۔ جس میں امتحان دینی نصاب میں کامیاب ہونے والے تمام انصار کو قادیان سے آئے ہوئے سندات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار کے علم وعرفان میں اضافہ فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ جمشید پور:

مؤرخہ 10 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشا مسجد بیت الہدیٰ میں زیر صدارت مکرم سید جاوید انور صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع رانچی اور ایسٹ سنگھ بھوم میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم طارق احمد صاحب نے پہلی تقریر کی جبکہ خاکسار نے دوسری تقریر کی بعدہٗ محترم صدر اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنانے کی ضرورت کے متعلق چند نصائح فرمانے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس اجلاس میں انصار، خدام، اطفال اور لجنہ وناصرات کل 53 کی تعداد میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نیک محمد ناظم ضلع مجلس انصاراللہ رانچی، ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

مثالی وقار عمل گونی کپل ۔ کرناٹک:

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ گونی کپل ،صوبہ کرناٹک میں مؤرخہ 27 اکتوبر 2019ء کو بروز اتوار ایک مثالی وقارعمل منعقد ہوا۔جس میں انصار،خدام،اطفال اور ناصرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔صبح 9 بجے تا شام کے ساڑھے پانچ بجے تک یہ وقارعمل ہوا۔اس وقار عمل میں سولہ افراد نے شرکت کی اور یہ وقارعمل مسجد کے احاطہ میں عمل میں آیا۔اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔آمین۔

(زعیم مجلس انصاراللہ گونی کپل،کرناٹک)

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ ھانسی:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ ہانسی (ضلع حصار، ہریانہ) میں مؤرخہ 24 نومبر 2019ء کو صبح 11 بجے ایک تربیتی اجلاس زیرصدارت مکرم سیدتنویراحمد صاحب صدر مجلس وقف جدید منعقد ہوا۔اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔جوکہ مکرم نصیرالحق صاحب معلم سلسلہ نے کی۔نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مبارک احمد شادصاحب نے۔دوسری تقریر مکرم واحداحمدصدیقی صاحب نے۔تیسری تقریر مکرم روشن احمدتنویرصاحب نے کی جبکہ چوتھی تقریر مکرم گیانی تنویراحمد صاحب خادم صدرعمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے کی۔اس کے بعد ناصرات نے ایک ترانہ پیش کیا۔ پانچویں تقریر مکرم مولانا سلطان احمدظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمانے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے اجلاس برخاست ہوا۔اس اجلاس میں 519 کے قریب مردافراد اور 150 کے قریب مستورات شامل ہوئے۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے احسن نتائج ظاہرفرمائے۔اورتعاون کرنے والے تمام افرادکو اجرعظیم عطافرمائے۔آمین

(داؤداحمدخان مبلغ انچارج حصار۔ ہریانہ)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ کالیکٹ:

مجلس انصاراللہ ضلع کالیکٹ ،صوبہ کیرالہ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جس میں پی ٹی عبدالرحمن صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی،عہد مجلس انصاراللہ مکرم پی پی ناصرالدین صاحب نے دہرایا۔اس کے بعدمکرم ٹی احمدسعید صاحب اوران کے ساتھیوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔بعدہٗ مکرم عبدالصمد صاحب نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔بعدازاں صدارتی خطاب مکرم ایم رفیع احمد صاحب نے کی۔جبکہ افتتاحی تقریر مکرم پی پی ناصرالدین صاحب نے کی۔ بعدازاں مکرم کے ایم احمدکویا صاحب نے خصوصی تقریر کی آپ کے بعدمکرم بی ایم شوکت علی صاحب نے بھی تقریر کی۔جس کے بعدعلمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔بعدہٗ ایک خصوصی تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔جس میں مکرم مولوی شبیل احمد صاحب نے تقریر کی۔شام کو ورزشی مقابلہ جات منعقد کیے گئے۔ بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی تقریب عمل میں آئی جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کیے گئے۔مکرم آئی کے منصوراحمد صاحب نے شکریہ احباب پیش کیا۔جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی یہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ۔

(زعیم مجلس انصاراللہ کالیکٹ)

پکنک مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ:

مورخہ 15 اگست 2019ء کو مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ ،ضلع محبوب نگرصوبہ تلنگانہ کی طرف سے ایک پکنک کا پروگرام منعقد کیا گیا جس میں انصار کے ساتھ خدام، اطفال،لجنہ وناصرات بھی شامل ہوئے۔ پکنک کے لئے رامن پہاڑ ڈیم کے پاس گاڑیوں کے ذریعہ گئے۔جبکہ لجنہ اور ناصرات کے لیے علیحدہ گاڑیوں کا انتظام کیا گیا۔ اس موقع پر زیرصدارت مکرم محموداحمد صاحب بابو امیر جماعت احمدیہ ضلع محبوب نگر ایک مشترکہ تربیتی اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔عزیزم صلاح الدین شمس نے تلاوت قرآن کریم کی جس سے اجلاس کا آغاز ہوا۔عزیزم معین احمد ساحل نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کرسنائی۔بعدہٗ مکرم رحمت اللہ شریف صاحب سیکرٹری امور عامہ چنتہ کنٹہ نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے حاضرین کو حفظان صحت کے بارے میں مفید مشورے دئے اور ورزش کے چند فوائد کا بھی ذکر کیا۔مکرم طارق احمد گلبرگی صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقریر کی۔آخر پر صدر اجلاس نے خوش مزاجی اور اور سیرو افی

الارض کے حوالے سے سے چند نصیحتیں کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔اللہ تعالیٰ اس پکنک کے مثبت اثرات ظاہرفرمائے۔آمین۔ اس پکنک میں تقریباً100 سے زائد افراد شامل ہوئے۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ ۔محبوب نگر)

جشن یوم آزادی جماعت بنگلور:

الحمدللہ حسب روایات امسال بھی مورخہ 15 اگست 2019ء کو جشن یوم آزادی نہایت شایان شان طریقہ سے مسجد احمدیہ گراؤنڈ میں میں منایا گیا۔زیرصدارت مکرم حشمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ تقریب یوم آزادی کا آغاز کے وی محمد طارق صاحب مبلغ انچارج کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔بعدۂ مکرم فیصل احمد سہگل صاحب نے نظم سنائی۔ازاں بعد مکرم کے کے بدرالدین صاحب سیکرٹری امور خارجہ نے استقبالیہ تقریر کی۔جس میں موصوف نے بتفصیل جماعتی روایات اور حب وطن کے تعلق سے دلچسپ معلومات بیان کیں۔بعدازاں بچے اور بچیوں نے ترانہ ہندی پیش کیا

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

بعدۂ مہمان خصوصی جناب بی کے پانڈے صاحب ریٹائرڈ ایئرمارشل اور پڑوسی چرچ کے فادر نے اجلاس سے خطاب کیا، ہردوصاحبان نے جماعت کی ان کوششوں کو سراہا اور دوسروں کے لیے قابل تقلید نمونہ قرار دیا۔آخر پر صدر اجلاس نے مذہبی رواداری اور جماعت احمدیہ کی کاوشوں کا ذکر کرکے اجتماعی دعا کروائی جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ۔اجلاس سے قبل جناب بی کے پانڈے صاحب کے ذریعہ قومی پرچم لہرایا گیا۔اس موقع پر ہندوستان زندہ باد، انسانیت زندہ باد کے نعرے فلک بوس ہوئے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمات بجالانے کی توفیق عطافرمائے۔آمین۔

(سید شارق مجید ناظم مجلس انصاراللہ بنگلور)

تبلیغی مساعی مجلس انصاراللہ حیدرآباد:

سوشل میڈیا کے ذریعہ انصار انفرادی طور پر واٹس آپ، فیس بک، ٹوئیٹر میں تربیتی پہلو کے ساتھ تبلیغی سرگرمیاں ضلعی طور پر جاری رکھتے ہیں۔

بذریہ واٹس آپ: روزانہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطابات پر مشتمل تبلیغی اقتباسات محترم سید ظفر احمد صاحب (منتظم تبلیغ حیدرآباد) کئی گروپس میں شیر کرتے ہیں ان گروپس میں کئی غیر احمدی بھی شامل ہیں۔اسکے علاوہ چار غیر احمدی گروپ میں بھی ان اقتباسات کو شیر کررہے ہیں جس سے سینکڑوں غیر احمدی احباب تک پیغام پہنچ رہا ہے۔الحمدللہ علیٰ ذالک

بذریعہ فیس بک: مکرم منتظم صاحب تبلیغ اور دیگر انصار فیس بک کے ذریعہ اختلافی مسائل اور جماعتی تعلیم کو بھی پیش کررہے ہیں۔مکرم منتظم صاحب تبلیغ نے اپنے گروپ میں دوران ماہ ۱۸ مضامین پوسٹ کئے جن میں اختلافی مسائل اور چند سوالات کے جوابات شامل ہیں۔

دوران ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی کمیٹی نے برلا پلانی ٹوریم کا دورہ کرتے ہوئے تین تعلیم یافتہ افراد کو جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے اسلام کی پرامن تعلیم کے بارے میں تبلیغی مذاکرہ کیا۔

(تنویر احمد ناظم علاقہ حیدرآباد،محبوب نگر،نظام آباد)

تربیتی اجلاس حیدرآباد:

بعد نماز فجر احمدیہ مسجد افضل گنج میں نماز باجماعت کی اہمیت پر ایک اجلاس زیرصدارت محترم سیٹھ محمد ضیاءالدین صاحب صدر حلقہ افضل گنج رکھا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم عمران احمد صاحب نے کی۔خاکسار نے حاضرین اجلاس کو نماز باجماعت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ آج سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار ہم سب کو نماز باجماعت کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔مکرم مولوی شیخ نورمیاں صاحب معلم سلسلہ نے مساجد اور نماز سنٹر میں بار بار آنے اور اُردو سیکھنے نیز قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف بھی حاضرین کو توجہ دلائی۔مکرم زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد نے انصار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نماز باجماعت ہر ناصر کو اطاعت کا سبق دیتی ہے۔ہر ناصر کے لئے ضروری ہے کہ وہ دل سے اطاعت کرے۔آخر پر صدر اجلاس نے حاضرین کو نصیحت کی کہ ہم سب ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگرامز سے استفادہ کرنا چاہئے۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان مبلغ انچارج حیدرآباد)

تحریک جدید کے 86ویں سال کے آغاز کا پرشوکت اعلان

جیسا کہ قارئین کرام کو علم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 نومبر 2019ء کو بمقام مسجد بیت الفتوح لندن اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 86ویں سال کے آغاز کا پرشوکت اعلان فرمادیا ہے۔

عالمی معیشت کو درپیش شدید مالی بحران کے باوجود ہندوستان نے اپنی پانچویں پوزیشن برقرار رکھی ہے۔اسی طرح مقامی کرنسی میں اضافہ کے لحاظ سے دوسری اور شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ یہ اعزازات احباب جماعت بھارت کے لئے مبارک کرے۔آمین

خلفاءِ سلسلہ کی طرف سے جاری ہونے والی تمام طوعی تحریکات میں تحریک جدید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ''جہادِ کبیر'' اور اس جہاد میں حصہ لینے والوں کو بدری صحابہؓ کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔نیز اسے دیگر تمام طوعی چندوں کے مقابلہ میں لازمی چندہ کی حیثیت دی ہے۔اس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

''میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔جماعت کے ہر مرد اور عورت پر فرض ہے کہ اس میں حصہ لے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 13 جولائی 1957ء)

چندہ تحریک جدید کی اہمیت کے تعلق سے خلفاء کرام کے بہت سے ارشادات موجود ہیں۔تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

''ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے۔جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔اور اس کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا بے کار ہے۔''

(ہفت روزہ بدر قادیان 4 جنوری 1954ء)

قارئین کرام! اگرچہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہر فرد جماعت کو اپنے لئے تا حد استطاعت زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرنے کا معیار خود طے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔تاہم یہ فیصلہ کرتے وقت اس بابرکت الٰہی تحریک کی غیر معمولی عظمت و اہمیت اور اس کے سپرد لامحدود بین الاقوامی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اس ضمن میں خلفائے سلسلہ کے ارشادات کو بھی ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے۔اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

''جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں۔نادہندوہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا۔جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ: 4 دسمبر 1953ء)

آج جبکہ دنیا بھر کی جماعتیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال نو 2019-20ء کے وعدوں اور وصولی کے لئے جماعت احمدیہ بھارت کو بحوالہ چھٹی وکالت تعمیل و تنفیذ نمبر WTT-16368/13.11.2019 نیا ٹارگیٹ مرحمت فرمایا ہے۔جسے پورا کرنے کے لئے وعدہ میں کم از کم 20% اضافہ کیا جانا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چونکہ آپ کو مالی وسعت کے ساتھ ساتھ جذبۂ اخلاص و قربانی سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا ہے اس لئے مخلصین جماعت کی خدمت میں تحدیث نعمت کے طور پر تحریک جدید کے جہاد کبیر میں اپنے سالانہ وعدہ میں کم از کم 20% اضافہ کرنے کی دردمندانہ درخواست ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

SYED COACHING CENTRE

separate hostel facilities for boys and girls

S.KHALID AHMAD M.Sc. (Math) c/o Mr. ZAFAR ZAIDEE Sb.

All Entrance Test AMU & other I, VI, IX XI (Science & Commerce)
Regular Classes VI to XII (Science & Commerce)

Branch: Friend,s Colony, Civil Lines, ALIGARH

Mobile
9759210843
9557931153

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:۱۱۵)

"میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی" (ملفوظات جلد4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING CO.
TENDU PATTA AND TOBACO SUPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::منجانب::
شیخ غلام احمد

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح، زیب النساء

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے" (ملفوظات جلد4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 station road radhanagar
chrompet chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)

طالب دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل وعیال

M/S : BASHEER & COMPANY VADDEMAN H.O. HYDRABAD (T.S.)

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

BANTY SHOE CENTRE

:: طالبِ دُعا ::
سراج خان

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan fruits traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob. 09438352786, 06788221786

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)

Ganimat Bibi - 9090900923

Papu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEPUR - CUTTACK - ODISHA

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency

CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!

WE DO ALL ADVERTISEMENT

No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788

PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

PAPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneswar-751006,Odisha.
We also repair digital meter

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی“ (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

✶ ✶ ✶ پروپرائٹر حمید احمد غوری ✶ ✶ ✶
فرید انجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

JOTI SOW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس
انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے
لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
طالب دُعا: سیٹھ محمد زبیر
H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

"میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم
خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہوجاؤ اور
اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008، انڈیا)

UDUPI THE VEG

HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

Ph:09622584733
"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
Ph:09419049823

کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ و السّلَام

طالبِ دُعا:: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979